

خداوند و سرچشمه

[illegible][illegible]

محمد افضل

بسم العدا الرحمن الرحيم + محمد + صلى على رسولنا الكريم
 فيض على صابه
 الله بعبادته اذ الله
 السور عينا من ثنية الاربع + وجب الشكر علينا
 راضل
 ابراهيم

۱. پیر

جو کہ ہر مسرت کو شکریہ کے ساتھ
باغین میں لہاتے پائیں غرض سے
خود لکھا جاوے گا۔

۱۲ در خواست خریداری یونقہ قنبر کے سامنے آیا جا زارت دی گئی کہ اپنی چاہیئے وہ کر لیں جو اطلب

کیسے جو ابی کا ٹریڈنگ سب فروخت کیا جا چاہے وہ یہ نہیں ہوگی (۶) انور کا چچا ایک بڑا آدمی ہے۔

نہ پہنچ سکتا ہے مگر یہی معنائیں جو وہ صاحب نے غصوں کے طور پر سمجھ کر ان اخلاعات کو بدست لہذا ان

طبعاً مراد اسکے ہمین (۱) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ ہذا ہے جو کہ اس کے لئے ایک ہی بار ہے۔

کرنا چاہیو۔ (۹) مقام اور پست کی تیز و سبیل کی اطلاع اور برائے نام کے متعلق

دین کی ساری بات کو کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے تمام دوستوں

کی خدمت داری کی سندھوئی یا ناسنگھوئی ہو کلاریٹا کہ عہدہ اعلیٰ

3

جنت علییٰ صا در اقصیٰ سرس آستان کو تین دہ لکیر کہا کرتا ہے چنانچہ علم و جود سے یہ عالمی کو تھوڑا کر دے

منبر ۛ قادیان دارالامان - ۱۱ - رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ جلد اول

البدر

جس طرح کہ چاند پڑھنے کمال پہنچتا ہوا ہوتا ہے اور اس کی چاندنی
فرش زمین پر چمکی ہوئی ہوتی ہے اور ہر نوع کا آدمی اپنے اپنے
مذاق پر اوست فائدہ اٹھاتا ہے اور اس روشنی سے ایک خاص قسم
کا نور و درلودار اور شہوا ہوا ہے کیا ہوا ہوتا ہے کہ ایک ایک بادل
کا کڑا اوس چاند کے مقابل آتا ہے اور اس کی روشنی کو مات
کر دیتا ہے اور مسافر جو اوس چاندنی پر نازاں اپنے گھر سے
لاٹھیں لیکر نکلتا ہے اسے بھی نگر پڑتی ہے کہ اب اندھیر میں نہ پڑوں
لگیں گے عرصہ کہ اوس بادل کے ٹکڑوں کے درمیان آ جا جیسے ہر
ایک کے لطف میں فرق آ جاتا ہے اور ایک قسم کی بزم کی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہمارا دل البدر سے ٹیکہ اپنے وقت
پہ طلوع کیا اور طلوع کرے ہی مستعد دلون کی زمین اس سو
منور ہوئی اور اس کی روشنی سے ہر ایک اپنے اپنے مذاق پر
مستفید ہونا چاہا کہ چند ایسا نکلا اور شکل کے بادل سامنے
آگئے اور وہ تمام آبی تاب جاتی رہی اور جیسے لطف ایک
بزم کی پیدا ہوئی مگر ہمیں اس کے خدا تعالیٰ کے فضل اور
کرم کی ہوا یا دلون کو اڑا کر لیا دی اور البدر راہی نورش
روشنی سے اہل دل کے دلون کی زمینوں کو نور کرنا رہا۔
مشکات کے جو بادل البدر کے سامنے تھے جیسے ہمیں سو بہت تو فضل
خدا کی ہوا میں اڑا کر لگائیں ہیں جس سے ہمیں اس کے کہ باقی بھی
بہت جلد آ جاوے گی اور پھر البدر بڑی صفائی سے اس طلت
بھر رہا تھا میں اپنے منور چہرہ سے دون اور اکھڑو کو اشارہ الہ
پر نور کرنا رہا ہوا۔

تفصیل قیمت کے متعلق ضروری اطلاع

میدر بنبر! من شائع کیا ہا کہ اگر تین شخص ایک پتہ اور قسما
 کا پتہ ابھی کہ خیرین کو ہم کو کچھ سال میں دیوینے کیلئے
 سے معلوم ہو کہ اس میں غلطی ہوئی ہے، اور اس طرح سے قریب
 کے پتے پر چھپن نقصان جو اس اب ہم اطلاع دیتے ہیں، اگر
 دوسری خریداروں سے جتنی سے چھپنا یاد دلائیے کہ میں ہم
 محض لاکھ تین ہزار پتہ خریداریوں کو پتہ چاہتے ہیں، کہ اس قیمت میں
 خود حساب کر کے دیکھ لیں۔

ماہ رمضان المبارک

چھینہ ایک بڑا بابرکت مہینہ ہے حتیٰ الوسع اس میں ہر ایک روزہ رکھنا چاہئے اس کے بارے میں حضرت اقدس کی فریاد رسول نامولوی عبدالکرم صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ ہم نے اس نمبر میں درج کیا ہے اسے غور سے لے کر اہل علم کے اوس پر عمل درآمد کے توفیق اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنی چاہئے +

درخواست خریداری

مدرسہ کی نسبت بعض احباب لکھ دیتے ہیں کہ فلاں کے نام جاری ہو جائے مگر اس میں کوئی تصریح اس امر کی نہیں ہوتی جو یہ پتی کیا جاوے یا نہ لہذا اس امر کو واضح کر کے لکھنا چاہئے اور اگر لکھنا چاہئے کہ دوست العبد کی ضروریات اس بات کی مقتضی نہیں ہیں کہ وہ کسی نام العبد و عرسے پر جاری ہو۔ اور جو بعض احباب نام وی پتی لکھ کر لکھی یا بت تحریر فرماتے ہیں ان کی عہدیت میں

ناب تلی یعنی طحال کا ایک مجرب علاج

[illegible]

مورخہ سیر نور مجرب ۱۹۰۲ء ہجری مکینہ

فجر انکی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر اقدس نہ بجے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے تشریف لائے طاعون کے دگر ہایک جگہ فرمایا کہ خدا کا وجود ثابت ہو رہا ہے مجھے تو اسی بن مزا آتا ہے ساری جہالتوں اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آجاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبے ہیں + پھر اعجاز احمدی اور اپنے سلسلہ کی بے نظیر ترقی پر فرمایا کہ اگر کذا کی یہ حال ہے تو پھر صدق کی مٹی پلید سے ان لوگوں میں ایسی رو میں بھی جن جبر ایک سخت انقلاب لگے گی جیسے آنحضرت کے زمانے میں ابوسفیان ایک بڑا ضعیف قلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرت نے کہ پر حق پائی تو اس کو کہا کہ مجھے روایا +

اس نے جواب میں کہا اب سچہ لگی گئی خدا کا سچا ہے اگر ان جنوں میں کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر میرے کہا گیا کہ تیسری نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اس نے تروظا ہر کیا اور اس کی بھینٹیں تھپتھپائی اور نبوت نہ آئی + بعض نادے ہی ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل قیامی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اس میں تفریق کرتا رہا اس طرح سید لوگوں کے دل میں اثر پڑا جو یگانہ سب ایک ہو کر انسان نہیں ہوتے کوئی اول جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی واسطہ جہ کے اور کوئی آخر جہ کے میری ایک پرانی وی ہے یحیون لا ذقان مسجد کس مناسعہ لانا ناگنا حاطین یسے پیچھے آئے دالے کینکے آئے لے آگے خوشخبری بھی ہے لا تنحرب علیکم اللہم محمد بن کرم اللہ وجہہ لہا کیا گیا ہے اور نذر حسین کو ایمان تو ایمان نصیب نہوا اس طرح نذر حسین بے نصیب گیا اور ریزر استباط ہے کہ جسطرح فرعون نے اصنت بدہ بنی اسرائیل کی کہا تھا دیکھو یہ بھی کیونگا۔ محمدی آدین ابن عربی نے کہا ہے کہ قرآن سے یہ ثابت ہے کہ فرعون جہنم میں جاوے گا یہ ہے کہ اس نے اپنی قوم کو جہنم میں ڈالا شاید یہ رعایت اس کے ساتھ اس لئے ہو کہ اس نے موسیٰ کو پایا۔ پرورش کیا تعلیم دلوائی تربیت کیا مگر ہمارے آنحضرت صلعم کو دوسرے کی تربیت کا ذریعہ نہیں طاعون خدا سے ہی کی +

سیر سے واپس چوتھے ہوئے ایک صاحب نے آپ سے مصافحہ کیا ویرمن کی کہ میں ناہیا ہوں وراکھڑے ہو کر میری عرض میں میں حضور کھڑے ہو گئے اس نے

ہوں کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ مجھ میں او میرے گناہ میں دوری وال۔ صدق تو انسان دعا کرنا ہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کس وقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے مہری کھیتوالا بے نصیب ہوتا ہے ایک انسان کی یہ علامت کہ وہ بے مہری نہیں کرتے۔ بے مہری کرنے والے بڑے بڑے بد نصیب کیسے گئے ہیں اگر ایک انسان کو ان کو دے اور مہر ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ نہ جائے فاس وقت میرے چوڑے تو اپنی ساری محنت کو بے باکر تاجے اور اگر میرے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود یا لکھو یہ خدا کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور مصروفیت کی نعمت ہفتہ کے بعد دیا کرتا ہے اگر میری ایک نعمت آسانی سے مجھ کو اس کی قدر نہیں ہو کر تیں سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے سہ

مگر ناشد بد دست رواہ بردون شرعاً عشق است در طلب مردن مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سوا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ دوسرے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت بھی ایک ثواب اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی ہوتا ہے اور وجہ انسان عارف ہوا جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں ہوتا عبد القادر جیلانی علیہ السلام کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہوا جاتا ہے تو اس کی عادت کا ثواب ملتا ہے جو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئن ہو گیا امارہ نہ رہا تو ثواب کیسے رہا نفس کی مخالفت کیونکہ ثواب تھا وہ رہی نہیں قرآن شریف میں ہے دلن خاد مقام بہ جنان چلے یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا دہر ثواب کا نذر ثواب بات بے مہری سے نہیں ملتی انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صاحب نہیں آخر خدا تعالیٰ میرا ہر ہر ہو کر دروازہ کھل دیتا ہے اس طرح آپ اور بزرگ قول ہے جب شان عارف ہوا جاتا ہے تو تمام عبادتیں سا قہ ہوجاتی ہیں اس کے یہ سے نہیں ہیں کہ وہ عبادت ترک کر دیتا ہو بلکہ یہ ہیں عبادت کی بجائے آدمی میں جو اسے تکلیف دیتی تھی وہ سا قہ ہوجاتی ہے۔ اب عبادت محبوبیت نفس میں شامل ہو گئیں جیسے اور کہا نا پنا دیوہ۔ اس محبوبیت نفس میں ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا خدا تعالیٰ عیسا و نادر اور کوئی نہیں دوستی اور اخلاص میں حق جیسے وہ اگر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے مہر نہیں ہونا چاہئے (خدا تعالیٰ ہمیں اہم ہمارے تمام بھائیوں کو میری توفیق

ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا خدا تعالیٰ عیسا و نادر اور کوئی نہیں دوستی اور اخلاص میں حق جیسے وہ اگر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے مہر نہیں ہونا چاہئے (خدا تعالیٰ ہمیں اہم ہمارے تمام بھائیوں کو میری توفیق

عطا کرے اور اپنی محبت اور ذوق اور شوق سے بہرہ ور کرے میں نے اپنی ہماری جماعت کو چاہئے کہ وقت فوت ہمارے پاس آئے تہن اور کچھ دن پہلے رہا کریں انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حسد لیتا ہے اور بے ہی بے ہوش بھی حسد لیتا ہے اس طرح نہریلی محبت کا اثر اس پر ہوتا ہے + مخالفین کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اسطر کی حالت تو کتنی ہے معائنہ نہیں کیا کہ اب اس وقت کی حالت دیکھ کر کتنے گناہ کر ایسا ہی حال اس وقت تھا۔

ابو جہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون ہے بڑے بڑے فرعون نے تو آخر کہا کا صفت بدہ بنی اسرائیل کی ایک اہم گریہ کہ ایک ایمان نہ لایا کہ میں سارا فساد اسی کا تھا اور بڑا جبر اور جبریت تھی

اس وقت اور شوق کو چاہئے والا تھا اس میں اس میں اس میں اور یہ دونوں غرو میں تھے خدا کی عکس کی ایک ہو کو تو کچھ لیا اور ایک بے نصیب رہا اس کی روح تو وہ تھی جلتی ہوئی اور حضور عرو نے جند چوڑی تو بادشاہ ہوئے جیسے ان عشاق ہوا لا ہی آنحضرت کے خمیں ہو

... کیمت رسول اللہ صلو علیہ وسلم کی طوریہ دوم طرح ابتر قرار دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ااعطینک الکوش بیان کو شکر کا قرینہ فضل لربک وانحس ہے غرلاؤ کے لئے ہوتا ہے کہیں معنیہ ہوتا ہے تو تر بیان دیتے ہیں پس اگر نبی کریم کا اولاد نہ ہو تو انہی نہ جہانی تو محسوس کے لئے آیا + اس وقت قرآن کی طہنت بالکل دلو میں نہیں رہی بعد از شوق صاحب کا بھی ایک کشف ہے جس کے متعلق تھا کہ اس میں ان کو الہام ہوا تھا کہ ہذا کتابی ہذا عبدی فاقرا کتابی علی عبادی۔

مورخہ سیر نور مجرب ۱۹۰۲ء ہجری مکینہ

فجر و سیر انکی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور صبح محول میرے لئے تشریف لائے آئے ہی فرمایا کہ آج ہی دن سیر کے کل سے انشاء اللہ رقعہ شروع ہوگا تو چار پارچہ دلائل سیر سیر ہو گی تاکہ طہنت روزے کی عادی ہو جاوے اور تکلیف محسوس نہ ہو

اعمال از آمدی کی نیست او را صاحب الحکم نه سستیا که شرم
 نه در نه کلمات به کثر شروع سال من اس کا جواب اعجازی
 بر شانی ہوگا او را شش ہزار روپیہ لوگوں سے طلب کیا ہے کہ
 اس روپیہ سے وہ کتاب تفسیر کر کے شائع کروا دے
 ہزار ارباب علم نے یہی اس طرح سے ۱۳ ہزار روپیہ دے لینا چاہتا
 ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا کرو ہو کہ بارہ صیغہ تادانوں کو
 دہو کہ دیکر لوٹا کرتے ہیں +

مخالفت پر فرمایا کہ اس طرح ہر نشان ظاہر
 ہوتے ہیں اور مخالفوں کی تحریک یہی ہے جو
 کل دشمن سے ایک کسواں نکالا جاوے وہ
 موافقین جو اس کا ہیکل چکر گئے ان سے کیا
 تحریک ہو سکتی ہے اسی اجماعی سے خود لوگ اس
 نتیجہ پر پہنچ جاوے کہ قرآن دانی اور تربیت
 کی اصل بڑا دہن لوگوں میں ہے (امید بخش رہن)
 کیونکہ وہ حق کا مال ہیں جس کی عمری دانی ہے کس کی
 مثل لوگ نہیں لائے تو ضرور ہے کہ قرآن دانی ہی انہیں
 میں ہو جائے امدادی میں بہت سی پیشگویاں بھی ہیں اور
 ان کلمتوں سے دین معاشرہ علی عید نفاذ کو پسند
 من مشاغل میں من مشابہ کہ یہ بھی اکثر فرشتے ہیں
 مقابلہ میں کوئی لکھلا دین تو اس میں پیشگویاں بھی اس طرح
 ہوں جیسے قرآن شریف میں ہیں

ایک ذمہ حرکت اور سکون نہیں کر سکتا جب
 تک اسان پر طاعت حرکت نہ ہو ذلت جودی کی
 اس سے ہے کہ وہ اس مقام پر فخر کیا جاتا ہے
 طریق تادب پر ہکا اس مقام پر ہر حال سے اور جوش
 علم اور معبود کا ہے اس کے شرف ہے مگر وہ ایسے طریق پر
 بن کر ملی جائیں رہے جاتے ہیں غار وند سے آخر کار فناء
 ہو جیتے ہیں بیگ جیرو سکران استعلیٰ کرنے لگتے ہیں
 جہت میں اور ان میں انیس بیگ فرق ہے اور ان کی میاں کی دقا
 کرتے ہیں کہ اس فرق میں خیر نہیں ہے عیاں میں ایک خدا بنا کر لگ
 لگائی اور انہوں نے ہر ایک کو خدا بنایا نہ تو یہ بھی انکا
 باشر بہی ہے جہت کی یہ راہ نہیں ہے اس کا جو شرف جاتا
 رکھتے ہیں صورت پرست ہوئے ہیں نامحرموں پر بول نظری
 کہتے ہیں اس مذک کا بھلا سحت ہے +

اسی اسی میں انسان ہو یا جاتا ہے اور صاف ہوتا
 ہے اور جس کے انیا آتے ہیں وہ دنیا سے نہ کیا ہے کوئی ہوگا
 جو خدا سے غر من رکھا کا مصداق ہو گا پھر کی اور طہارت
 جمعہ ہے انسان پاکہ و طہر ہو تو حق تعالیٰ اس کو صاف کر دے
 ہیں لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ کی لذت کی ہر
 ایک شے طلالیٰ خدا کے لئے ہے جس سے جو چہی کر لے کہ طلال نے
 لیکس اگر وہ سیکرے تو خدا سے اور راہ سے مالدار کر دے

اسی طرح نہ انی و ناکر تاپے اگر سب کرے تو خدا اس کی طہارت
 کو اور راہ سے پوری کر دے میں اس کی رہنا حال ہو دین
 میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس عادت میں کوہ
 میں نہیں ہوتا اور زانی نہ نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ
 نہیں ہوتا جیسے کسی کے سر پر کڑا ہو تو وہ کاس بھی نہیں
 کہا سکتی تو کبری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے اصل چرا
 اور مقنود و لغو ہے ہے جسے وہ مٹا ہو تو سب کچھ پاسکتا ہے
 بغیر اس ممکن نہیں ہو کہ انسان صفا راہ کبار سے بچ سکے
 انسانی حکمتوں کے احکام گناہوں میں بچا سکتے حکام
 ساتھ ساتھ تو نہیں پورے لاکھوں خوف ہے انسان اپنے آپ کو
 کیلانیال کہہ گئے گناہ تاپے ورنہ وہ بھی کرے اور جو وہ اپنے
 آپ کو کیلانیال کہتا ہے اس وقت وہ دہرہ پہنچتا ہے اور غیالی
 نہیں کرتا کہ خدا سے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ کوہ
 یہ جھٹتا تو گناہ کرتا تنقوس سے شے ہے تو ان کے ابتدا
 تھی کوئی جو مالک خدایا مالک شہنشاہین کو بھی تعوی
 ہے کائنات اگر یہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہیں کرتا کہ
 اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استغاثت مال کرتا
 ہے اور ہوس سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے
 بہر دوسری سوسہ ہی ہدی اللہ تعالیٰ سے شروع ہوتی
 ہے نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اس وقت قبول ہوتا ہے جب انسان
 توفیق ہو اس وقت خدا تمام دانی گناہ کے ابتدا دیتا ہے پوری
 کی ضرورت ہو تو یہی دیتا ہے وہ کی ضرورت ہو تو وہ دیتا
 ہے جس سے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے
 روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی +

ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے ان الذین قالوا
 مبنی اللہ تعالیٰ مستقام و متزل علیہ المملکۃ
 الا انہی فخر فی الخلق المظاہر ۱۸ اس کے معنی
 مراد متقی ہیں ثم استقامو یعنی اپنی زلزل آئے ابتدا کے
 آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے پہلے
 پھر آگے خضار فاما ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق
 اور وفا کیلئے اس کے جریہ طاعت متزل علیہ المملکۃ لکھ
 یعنی اپنی فرشتے ترے اور کیا کثرت اور عزت سے کہ وہ تبار
 خدا مشی علی البصر فی الجند الی کثرت یہ کو عدد و
 اور ثبات دیکھ کر خوش ہوا اس جنت سے اور اس جنت کر
 بیان مراد دیا کی جنت ہے جیسے ہے وطن خائف
 مقام مرید جنتان - پھر آگے ہے سخن اولیاد و کم
 فی الجملۃ ان الذین اولوا الاخر دینا اور آخرت میں
 ہم تبار سے دلی استحکام میں بعض لوگ وطن خائف
 مقام مرید جنتان کی کثرت کے معارض ایک صورت
 الدنیا سخن للمومن پیش کیا کرتے ہیں ان میں بعض
 دہو من اس کے اصل سے

ہر کہ وہی ملکی قسم کے ہوتے ہیں فہم ہم ظلم بغفسہ و منہم
 مقتصد و منہم سب ان الخیال ہفت ملک ۱۲ مقتصد سو
 عراو نفس لوامر قاسمے ہیں اور یہ نکالیں نفس لوامر تک جوتی ہیں
 کلاس میں انسان کے ساتھ کش نفس لوامر کی جوتی ہے وہ
 کہتا ہے کہ رات اور اکر کے یہ بات اختیار کرنا اور لوامر نہیں
 کرتا اس وقت انسان مجاہد کرتا ہے اور نفس لوامر کو کھڑکرتا ہے
 اور اس طرح جنگ جوتی رہتی ہے حتیٰ کہ مارہ نکت کہا جاتا ہے
 اور یہ نفس مطمئن رہ جاتا ہے یا ایہا النفس مطمئن
 ارجی الی ربک ما صبتہ من صیبتہ یا ایہی قویہ و جنت
 میں داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جا اور جو اس کا جنت خود صابر
 یعنی جب وہ خدا کے بند میں داخل ہو تو خدا لقا وہی میں ہر
 اور وہ اس کے عباد میں گیا لایا اس حالت میں وہ صحت
 کہاں رہا - ایک مرتبہ جتا ہے کہ اس وقت تک وہ نکالیں
 میں جوتا ہے جیسے جب کوان کہو جاوے تو اس سے مقتصد یہ
 جوتا ہے کہ باقی نکل آوے طہرہ میوا اصل میں مانی نکالنا جو
 جب پانی نکل گیا اب کھجور دے کی ضرورت نہیں ہو اس میں
 ظالم سے مراد نفس لوامر داسے اور مقتصد سے مراد
 داسے اور سب ان الخیال سے مراد طہرہ داسے ہیں پھر
 تہدی زندگی میں جب تک آوے نہ تک جگ رہتی ہے اور
 لوامر تک یہ جنگ ہے جب جیم جوتی تو پھر دارالغفر میں آجاتا
 ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی اور لای
 مرضی جوتی ہے اور ان باتوں میں لذت اور ہلاکت ہے جنت سے
 خدا خوش ہوتا ہے ایک طرف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے
 تو اگر خدا سے بے لای دیوے کہ تو دینی ہے خواہ یا نہ کہ خواہ
 مگر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ و دوزخ میں حوازن مگر
 میں ان عبادات کے نہیں ہو سکتا جیسے ایہی کو جلا کر کی عادت
 ہو جاتی ہے تو اس کو کسی ہی کالیف جوں اور خواہ کھانا ہی
 جاتا ہے مگر ایم کو نہیں ہو جوتا صبر و دین میں لوجہ ان کو ہم
 دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب کچھ آوے تو خواہ والین
 کثرت و کسین منع کریں مگر وہ کسی کی نہیں سنتے اور اس میں
 کی خوشی میں نکالیں کا بھی خیال نہیں ہوتا ایسی ہی اس میں
 غار کا کل حال ہوتا ہے کہ اسے بات کا خیال ہی نہیں ہوتا
 کہ اگر مل گیا زمین یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ
 ختم ہوتا ہے اور اس سوا چارہ نہیں اس حالت میں کسی
 سہارے پاس کے جوش نہیں ہوتے کیونکہ جب تک انسان کسی
 سہارے سے کام کرتا ہے تو تمکن ہے کہ شیطان اس میں
 کسی وقت دخل دیوے مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں
 سہارا نہیں ہوتا جیسے مان اور پچے کچھ شلقتا خدا ذاتی
 محبت کے ہیں ان میں انسان تو نہیں کوال سکھان کی
 طرف تکت ایک دوسرے سے ملاتی ہے مثل شہر ہے
 مارے اور ہر ان تان بجا رہے اس طرح اصل سدھ کی

ہر کہ وہی ملکی قسم کے ہوتے ہیں فہم ہم ظلم بغفسہ و منہم
 مقتصد و منہم سب ان الخیال ہفت ملک ۱۲ مقتصد سو
 عراو نفس لوامر قاسمے ہیں اور یہ نکالیں نفس لوامر تک جوتی ہیں
 کلاس میں انسان کے ساتھ کش نفس لوامر کی جوتی ہے وہ
 کہتا ہے کہ رات اور اکر کے یہ بات اختیار کرنا اور لوامر نہیں
 کرتا اس وقت انسان مجاہد کرتا ہے اور نفس لوامر کو کھڑکرتا ہے
 اور اس طرح جنگ جوتی رہتی ہے حتیٰ کہ مارہ نکت کہا جاتا ہے
 اور یہ نفس مطمئن رہ جاتا ہے یا ایہا النفس مطمئن
 ارجی الی ربک ما صبتہ من صیبتہ یا ایہی قویہ و جنت
 میں داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جا اور جو اس کا جنت خود صابر
 یعنی جب وہ خدا کے بند میں داخل ہو تو خدا لقا وہی میں ہر
 اور وہ اس کے عباد میں گیا لایا اس حالت میں وہ صحت
 کہاں رہا - ایک مرتبہ جتا ہے کہ اس وقت تک وہ نکالیں
 میں جوتا ہے جیسے جب کوان کہو جاوے تو اس سے مقتصد یہ
 جوتا ہے کہ باقی نکل آوے طہرہ میوا اصل میں مانی نکالنا جو
 جب پانی نکل گیا اب کھجور دے کی ضرورت نہیں ہو اس میں
 ظالم سے مراد نفس لوامر داسے اور مقتصد سے مراد
 داسے اور سب ان الخیال سے مراد طہرہ داسے ہیں پھر
 تہدی زندگی میں جب تک آوے نہ تک جگ رہتی ہے اور
 لوامر تک یہ جنگ ہے جب جیم جوتی تو پھر دارالغفر میں آجاتا
 ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی اور لای
 مرضی جوتی ہے اور ان باتوں میں لذت اور ہلاکت ہے جنت سے
 خدا خوش ہوتا ہے ایک طرف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے
 تو اگر خدا سے بے لای دیوے کہ تو دینی ہے خواہ یا نہ کہ خواہ
 مگر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ و دوزخ میں حوازن مگر
 میں ان عبادات کے نہیں ہو سکتا جیسے ایہی کو جلا کر کی عادت
 ہو جاتی ہے تو اس کو کسی ہی کالیف جوں اور خواہ کھانا ہی
 جاتا ہے مگر ایم کو نہیں ہو جوتا صبر و دین میں لوجہ ان کو ہم
 دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب کچھ آوے تو خواہ والین
 کثرت و کسین منع کریں مگر وہ کسی کی نہیں سنتے اور اس میں
 کی خوشی میں نکالیں کا بھی خیال نہیں ہوتا ایسی ہی اس میں
 غار کا کل حال ہوتا ہے کہ اسے بات کا خیال ہی نہیں ہوتا
 کہ اگر مل گیا زمین یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ
 ختم ہوتا ہے اور اس سوا چارہ نہیں اس حالت میں کسی
 سہارے پاس کے جوش نہیں ہوتے کیونکہ جب تک انسان کسی
 سہارے سے کام کرتا ہے تو تمکن ہے کہ شیطان اس میں
 کسی وقت دخل دیوے مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں
 سہارا نہیں ہوتا جیسے مان اور پچے کچھ شلقتا خدا ذاتی
 محبت کے ہیں ان میں انسان تو نہیں کوال سکھان کی
 طرف تکت ایک دوسرے سے ملاتی ہے مثل شہر ہے
 مارے اور ہر ان تان بجا رہے اس طرح اصل سدھ کی

کہا کہ کہاں جا سکتے ہیں بلکہ اپنے لئے تو وہ ایک قدم اور بڑا سہارا ہے۔
 دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال بڑھ سکے
 ساتھ تزلزل نہیں ہوتا جیسے جب انسان کی کوئی بات لکھتا ہے
 اور خیال ہوتا ہے کہ یہ لوگ اس لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت
 ملے تو اس کی طرف محبت کا بل کا اتفاق نہیں ہوتا اور وہ ایک
 ... شکار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہو اور انا کو ملے
 ہو یہ تو کس کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹھیں شمار
 ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہر خدا بڑی دولت ہے

غفلت بڑی معلوم سب سے بے بغیر وقت انسان نہیں
 جاتا اور ایک لمحہ ہی زندگی اور زندگی اس کے قلب پر
 آجاتی ہے اس سے استغفار ہے اس سے بے خبری کو
 رنگ اور رنگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنے پوتوں کی فرائض کرتے
 ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملے۔ اصل معنوں کے
 یہ ہیں کہ گناہ صادر ہوں۔ وہ نہ گناہ صادر شدہ
 گناہوں کی بخشش کے لئے رکھتا ہے تو وہ بلاؤں کا منہ
 گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کوئی لفظ ہے غفران
 کفر کے ایک ہی معنوں میں تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی
 استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنی یہ ہیں کہ
 خدا نے اسے بچایا معصوم کے معنی استغفر کے ہیں +
 عیسویت کی ترقی پر فرمایا کہ ترقی انہوں نے کرنی تھی وہ
 کر کے پورے طور پر انسان کو خدا بنالیا اگر انسان خدا بن سکتا ہے
 تو کچھ سے کیوں ناراض ہیں بہت خدا عجائبات تو طاقت
 زیادہ ہوگی۔

ظہر کی نماز حضرت اقدس باجماعت ادا کی نماز سے
 پیشتر ایک شخص نے عرض کی کہ ایک ترقی اس کے
 ہاں خوشی ہے اور کچھ کھانے کا انتظام کیا گیا ہے
 حضور بھی شام کو تشریف لائے اگر کہا نا توین تناول فرما دیں تو میں
 سعادت ہے فرمایا کہ دعوت اللہ کے لئے ہوتی ہے مجھ کو کسی مرض
 ہے کہ وہ آخری مقدمہ میں وہ ہو کر رہی ہے اور میں بالکل
 مہل نہیں سکتا اٹھ دیکھتے ہو کہ میرا وقت صبح کا رکھا
 ہے ابھی نماز سے پیشتر پاؤں سرد ہو رہے تھے تو میں دوا
 پیکر آیا ہوں خیال آتا ہے کہ گہری گہری کیا کیوں کہ سہو
 ہو رہا ہوں اس آفتاب میں آج آج ہوں اس لئے شاکر
 کو میں جا نہیں سکتا۔ درندہ جوت کارو کرنا تو اچھی بات نہیں
 ہے مگر جب میرا ہوتا تو انسان مجبور ہے عصر کی نماز حضرت اقدس
 نے باجماعت ادا کی +

مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر بارہ رمضان
 کا چاند دکھایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب
 کی نماز گزار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند
 کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر جو میں تشریف لائے

فرمایا کہ رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کیا گیا تھا۔
 منہ ہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن جب کہ یہ
 ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

مونیائے کہا ہے کہ یہ ماہ تیرے قلب کے لئے عمدہ ہے
 کثرت سے اس میں کثافتات ہوتے ہیں صلوٰۃ ترک کر
 نفس کرتی ہے اور صوم اور زکوٰۃ کی تعلیم دینا
 نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس مارے کی شہوات قد
 حاصل ہو جاوے اور قلبی قلب یہ مراد ہے کہ شغف کا
 دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیں اور اس منزل

فیہ القرآن میں بھی اشارہ ہے اس میں شے نہیں ہے
 روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اعراض اس نعمت انسان کو
 عوم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ کوئی کام میں سے ایک لمحہ
 خواب میں سوچا کہ روزہ مکنا سنت اہل بیت ہے یہ تو حسین بن علیؑ
 نے فرمایا سلیمان صلا اھل اللہ بیت سلیمان یعنی صوم کلاس
 شخص کے ہاتھ سے دو طرح ہوگی ایک اندرونی دوسری بیرونی
 اور یہ اپنا کام ہی ہے کہ گناہ نہ کرے اور میں شریعت میں
 پر نہیں ہوں کہ جس جنگ کی یاد میں شریعت میں پر ہوں کہ جس نے
 جنگ کی پیش جہاد روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے
 چھ ماہ تک روزہ رکھے پھر اس میں نے دیکھا کہ انوار
 کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر متوجہ ہے کہ
 انار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب لیکن
 یہ سب کچھ جانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تھا
 سال تک روزہ رکھ سکتا تھا

نشاط و جوش اتنا کہ یہ سی سال
 چھپل آمد فروری و پریو پریو
 اب جیسے چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ کب تک میں درندہ
 اول میں جلا تک کی بار پیدل چلا جاتا ہوں پیدل آنا اور کھڑک
 کسل اور ضعف مجھے نہ ہوتا اور اب تو اگر یہ یا ہل گیا تو تکلیف
 ہوتی ہے چالیس سال کے بعد رات عزی کی کم ہوتی شروع ہو
 جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کی صدمات
 رنج و غم کے گزرتے ہیں اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ گھر ہو کہ
 علاج میں زیادہ دیر ہو جائے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے
 خدا تعالیٰ کے حکام و قہم میں تقسیم ہیں
 ایک عبادت مالی دوسرے عبادت بدنی
 عبادت مالی تو اس کے لئے میں جسک پاس مال ہو

اس مقام پر حضرت اقدس نے وہ تمام قصص بیان کر کے کہ
 کے صفحہ میں درج ہے

اور میں کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ درمیان دلت ہوتی
 کو بھی انسان عالم جانی میں ہی ادا کر سکتا ہے روزہ ۱۰ سال
 جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتی ہیں نزل اللہ
 وغیرہ شروع ہو کر مینائی میں فرق آتا ہے یہ ٹیک کہ کبیری
 و صمد عیب اور جو کچھ انسان جانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت
 بڑا ہے میں بھی ہوتی ہے اور جس جانی میں نہیں کیا اسے
 بڑا ہے میں بھی صدمہ رنج برداشت کر لیتے ہیں
 مومے سفید اراجل آرہا ہوں۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہیے
 کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارے
 میں خدا فرمایا ہے وان نقصتم من حیثکم منی اگر تم میں سے
 رکھیں لیکن روزہ نہ رکھ سکو تو دوسرے کام سے بڑی چیز ہے +

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ میرے کس لئے روزہ کیا گیا
 ہے تو معلوم ہوا کہ تو میں کیوں رکھتا ہے تاکہ روزہ کی کوئی
 اس سے حاصل ہو چاہی کی دولت ہو تو میں مل سکتی
 ہے اور میرے لئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیے خدا تعالیٰ تو
 قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مرتبہ کوئی روزہ
 کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو میرے لئے یہ بھی مقصود ہے کہ وہ طاقت
 حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہے چاہے +
 پس میرے نزدیک تو یہ کہ وہ مال کے لئے ہے یا ایک مال کے لئے
 ہے اور میں اس سے محروم رہا جا جاؤں اور کیا سلوک کرنا
 سال روزہ رہوں یا نہ یا ان فحش شدہ روزہ رکھا اور کس کو
 یا نہ اور اس وقت طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ میرے دل کو
 خدا طاقت بخندے گا

اگر خدا چاہتا تو دوسری مدت کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ
 رکھتا مگر اس نے قید میں رکھنے کی یہ میرے نزدیک
 اصل یہی ہے کہ جہاں انسان صحت اور کمال تلاش پری لگائے
 میں محض کر لیتا ہے کلاس میں میں تو مجھے محروم نہ کر کہ تو خدا کو
 محروم نہیں رکھتا اور اسی حالت میں انسان باوجود رمضان
 میں بیمار ہو جاوے تو یہ جاری اس میں میں جنت ہوتی ہو کہ
 ہر ایک ملک مداریت ہے میں کو چاہیے کہ وہ اپنے دعو کو
 اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاؤ و ثبات کر دے جو شخص
 کہ روزہ میرے محروم رہتا ہے مگر اس کی جانی میں برکت و رزق
 بھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کی
 دل اس بات کے لئے گریاں تو فرشتے اس کے لئے رنجے ہا کہ میں
 کے بشر طیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے جواب
 سے محروم نہ کرے گا۔ یہ ایک بار کیا ہے اگر کسی شخص پر
 (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گران ہے اور وہ اپنے
 خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری جنت میں
 کہ اگر ایک وقت نہ کیا تو تو ظلم ظلم عوارض لاحق ہوں جو کہ
 اور یہ ہوگا کہ وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو مال کی نعمت کو خود اپنے اور مال
 گمان کرتا ہے کہ اس ثواب کا مستحق ہو گا۔ یا وہ شخص کا

دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظرین تیار ہو کر آئے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ پھر عیاری کے ہیں رکھ سکا تو وہ انسان پروردگار سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ یہ عید اہل دنیا کو کون دے دیتے ہیں۔ ایسے ہی خدا کو قرب کر دین۔ یہاں جو اپنے وجود سے آپ ملنا تلاش کرتے ہیں اور کلمات شامل کر کے ان وسائل کو جمع کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ بھی نہیں جو کلمات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اس پر ہر روز سے ساری عمر بھر کرنا پڑتا ہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہیں مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں ورد ہے اور خدا سے تو ایسا زیادہ بھی دیتا ہے کہ وہ درود ملے ایک قابل قدر شے ہے۔ حلیہ جو انسان کو تاملون پر کھینچ کر دیتا ہے لیکن خدا کے نزدیک نیکوئی کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تو کواکب کو ایک طائفہ انبیاء و ائمہ کا مجمع ملا (کشف من) اور انہوں نے کہا تو نے کیوں ان پر نقش کر کے اس قدر شفقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس کا باہر نکل۔ اس طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے شفقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود مان باہر کی طرح نکم کر کے اس سے کہتا ہے کہ تو کیوں شفقت میں نہ پڑا ہوا ہے۔ یہ لوگ ہیں کہ کلمات سے اپنے آپ کو شفقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری شفقتوں میں ڈالتا ہے اور کمال نہیں اور دوسرے جو خود شفقت میں پڑے ہیں ان کو وہ آپ کا لکھتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے کہ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت ہے اگرچہ علیہ السلام کے قصد پر جو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو وہ خود خدا آگ سے بچا تا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈال دیا جاتا ہے یہیں یہیں ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر حضرت مسلم اپنی عصمت کے فکر میں تو لگتے تو والدہ بعضی صلاہ من الناس کی آیت نہ نازل ہوتی۔ حفاظت الہی کا یہی سر ہے۔ پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

(۱) دہری کی تقریر فارسی زبان میں تھی سچا فائدہ عام (۲) کا فاطمہ اردو میں ترجمہ کر کے لکھی ہے

موضوع ۲ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ شنبہ فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتداء ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر و عصر کے اوقات میں کوئی بات قابل شاعت نہیں۔

ہوئی صرف عصر کوئی جب حضور کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ شہداء و شہیدان کے لیے میری رحمت کی پیشگوئی کرو تو حضور نے فرمایا کہ یہ حیلہ ہے ورنہ وہ جانتا ہے کہ یہ حکمت کا حصہ ہے کہ چلے ہیں کہ موت کی پیشگوئی کر دینے کے لیے ورنہ کتنا ہے ورنہ ہم نے جو کہہ دیا ہے وہ خود حسب شرائط شائع کر دے کہ جو کہ وہ ہے وہ پیشتر فرما دے اس وقت اس طرح لکھنے سے کیوں خوف آتا ہے اس طرح نہ لکھنا اور چین لکھنا کہ پیشگوئی کریں یہ صرف حیلہ جلی ہے۔

موضوع ۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چار شنبہ فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتداء ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر کے وقت حافظ غلام رسول صاحب مدین وزیر آبادی اپنے حالات قبل از نماز حضرت اقدس کو سناتے رہے۔

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں فرمایا۔

مغرب و عشاء نماز مغرب باجماعت ادا کر کے اور پہلے باناتا فرمایا کہ بعد حضرت اقدس تشریف لائے تو ایک شخص سے اپنے صحبت لی۔ بعد ازاں ماسٹر عبد الرحمن صاحب سلمہ قمر ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادان میسائی پرچلی مینی سے ایک مضمون سناتے رہے جو کہ سچا انگریزی رسالہ ریوالات ہے۔

میں سے لفظ خوب کے معانی پر خطا نہ زمین لکھا ہے کہ ذنب ایک ایسا لفظ ہے جو کہ قرآن میں کیا کرنا ہے بولایا ہے اور میرزا صاحب ایک معانی وصفت پرچہ چپ لفظ شیون کے حق میں آدھو تک اس کو دیکھتے ہیں اور جب علوم الناس پر بولنا جاوے تو اور دیکھتے ہیں اور یہ لفظ انجمنی پر استعمال ہوتا ہے کہ گذشتہ گناہ جو انسان کہ چکا ہو اس کی معافی طلب کی جاوے اس آیت استدلال کیا ہے کہ مگر یہ کہ سیر خدا (محمد ص) سے گناہ سرزد ہوئے ہوں۔ اس جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر استغفار کر کے لئے معنے ہیں کہ گذشتہ گناہوں سے معافی ہو تو پھر بتلادین کہ آئندہ گناہوں کو محفوظ رہنے کے لئے کونسا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت انسان کو استغفار سے ملتی ہے جو انسان خدا چاہے کہ ان کو اس کا ظہور اور برہنہ ہو جو معاصی کی طرف کھینچے ہیں کیونکہ حیوان انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گذشتہ گناہوں سے بچنے کا وہ اس طرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اس کو اس سے گناہ کا ظہور و برہنہ نہ ہو۔ یہ سبھی قابل دعا کے ہے ورنہ یکساں بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اس وقت دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہے کہ دعا مگر اگر قبل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر دعا کہ ناقص ہے انجیل میں لکھا ہے مانگو تو دیا جائیگا پس آخرت میں سے استغفار مانگا پکڑ لیا گیا۔ سچے نے مانگا ان کو نہ

دیا گیا۔ جو حیلہ جلی تھی تفسیر قرآن سے کی ہے کہ گناہ سے حفاظت کے لیے ایک پہلو کو دیکھنا استغفار کا لفظ رکھا ہے جو کہ گناہ سے بچنے کا راہ کا حیلہ ہے کہ کسی گناہ کی معافی کا کسی سے اس کا کہ وہ قیاس ظہور و برہنہ کر دینا کہ یہ ممکن ہے کہ تو اس کا خدا کی حفاظت کے بغیر ہو دیکھتے ہیں وہ کتاب کامل ہے میں نے دونوں قسم کی تفسیر لکھی اور عقل اور دماغ و زہود و نون قسم کی دعا کا تقاضا کرتی ہے پھر دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کے ساتھ ہر قسم کی سہولت کی کہ آپ کا گناہ گناہوں کا رہنا ثابت ہو لاکھ سچے تو بھی کے ساتھ ہر گناہوں کی توبہ کی اور ان سے تو بھی ہی اچھا رہا جس کی سی بیٹھ لگی اب بتلاؤ کہ گناہ گناہوں کا رہنا ثابت ہے یا صاف گناہ سے صاف ہوتا تو اس کو تو کوئی نہ لکھا اور پھر روح القدس کا کہہ دینا یہ دعا ہی ہے کیوں نہ نازل ہوا۔

پھر استغفار کے معانی پر حضرت اقدس اور آپ کے برگزیدہ اصحاب وہ آیات قرآنی تلاش کر کے سناتے رہے جس ثابت ہوتا ہے کہ استغفار کی دعا آئندہ خداوند سو حفاظت کے واسطے ہے اور پھر تلاش کر کے کہ تھیں تھیں بھی ایسی آیات تلاش کیں جس میں سچ سے آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے دعا مانگی ہوئی ہے اس کے متعلق مفصل مضمون ریوالات میں لکھے والے ہیں پھر نماز عشاء گزار حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ شنبہ فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر اس دن بھی حضرت اقدس نماز میں شامل ہوئے۔

عصر مغرب و عشاء بوجہ ماہ رمضان میں ان اوقات میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے اور نہ آج کے دن کوئی بات قابل شاعت ہوئی۔

۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ شنبہ فجر آج حضرت اقدس کی طبیعت کلی کو سنا شہداء و شہیدان کے لیے میری رحمت کی پیشگوئی کرو تو حضور نے فرمایا کہ یہ حیلہ ہے ورنہ وہ جانتا ہے کہ یہ حکمت کا حصہ ہے کہ چلے ہیں کہ موت کی پیشگوئی کر دینے کے لیے ورنہ کتنا ہے ورنہ ہم نے جو کہہ دیا ہے وہ خود حسب شرائط شائع کر دے کہ جو کہ وہ ہے وہ پیشتر فرما دے اس وقت اس طرح لکھنے سے کیوں خوف آتا ہے اس طرح نہ لکھنا اور چین لکھنا کہ پیشگوئی کریں یہ صرف حیلہ جلی ہے۔

موضوع ۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چار شنبہ فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتداء ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر و عصر کے اوقات میں کوئی بات قابل شاعت نہیں۔

تھی کہ کیا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا مہر پیدا ہوا اور اس کے مکر میں انسان کا تعلق نہیں۔ صفات الہی کے سامنے حیا پیدا ہو جاتی ہے اسے علم، لطیف، خیر اور معیار بتائے اور تمام صفات منہ باری ثنائی اس کے سامنے ہیں اس طرح حیا بھی اس کے سامنے پیدا ہو جاتی ہے اس کے لیے یہی تدبیر روزہ کی پروردگی کو نہیں ہر ایک آدمی کے ہر ایک خواہش کے سامان موجود ہیں پتھر کے واسطے چار، پاشیرت کہا ہے کیوں اسے نفیس کہا ہے معاشرت کے واسطے بیوی مگر اس میں منہ اور ہر ایک قوائے پر مہر ہے اور وہ ان چیزوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ کھانا ہو کہ پیر خدا سے حکم چاہے کہ سحر سے لیکر عذاب آفات کو کھانا پی اور نہاد کہہ کر کہ تو یہ پرہیز ایک مونا حکم ہے۔ ایک عامی آدمی بھی مگر اکیلا ہوا کسی مکان کے اندر ہو اور اسے بیاس لگی ہو اور خوشگوار اپنی موجود ہو تو وہ روزہ توڑتا نہیں ایسا حال کوئی نہ ہوگا کہ روزہ رکھ کر پھر اسے دیر کی ہو کہ کچھ یا پانی کی خدائے ایک شق تھلائی ہے کہ لوگ اس کی حقیقت پر غور کریں جیسے ایک روزہ دار باوجود بیاس ہونے کے ہر پانی نہیں پیتا یا دجو یک پانی موجود ہے اس کے کہ اسے خدائے حرام کیا ہے تو پھر دوسرے عورات کی طرف وہ کیوں دیر کی کر گیا خدائے جیسے کہا ہے پینے کی اشیا کو روزہ میں حرام کیا ہے ویسے ہی چوری، غیبت، چغلی اور بد نظری کو حرام کیا ہے۔ چاہے کہ ماہیت کیسی اندازوں اور پادوں سے کسی بدکاری کی جگہ چکر نہ جائیں روئی اور پانی کا چھوڑنا تو ایک موٹی بات ہے اور اصل میں یہ جتنے اس بات کا کہ انسان خدا کی کل عورات سے بچا رہے ہے اس بات کو نہیں سمجھا سکتا۔ روزہ رکھا۔ کیا خدا کو ہادی ہوتا ہے کہ میں نے اسے خدائے حرام کیا ہے کہ یہ سب اس نے ہے کہ مکمل متفقون تاکہ تم گناہوں سے بچو ہو گناہ سے بڑبڑا انسان کے دجو کو خراب کرنے والی اور کوئی شے نہیں اور اس کے تریاق روزہ ہے جس سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بند نہ جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف موٹی بات کہو پیاس کو چھوڑتا ہے اور اس پر کوئی ترقی نہیں کرتا تو افسوس ہے کہ اس کے روزہ نے خدا کے ہاں کوئی مول نہ پایا۔ جیسے اگر ایک مکان میں سوراخ موجود ہوں تو چور آسانی سے اس کے اندر داخل ہو سکتا ہے اس طرح آنکھ کا منہ اور شرکائین یہ سوراخ ہیں کہ جن سے شیطان اندر کہہ کر ایمان کے مال شہ کو مٹاتا ہے۔ آنکھنا غور کی طرف ایسی جاتی ہے کہ جو بیکری سبزی کو بیکری جابڑتی اور اسے کوئی خیال حال حرام کا نہیں ہوتا اس طرح منہ کے زبان سے بے ساختہ باتیں جوی میں آدین ملتی جاتی ہیں اور اسے برزخین کہ خدا کے فرشتہ ایک ایک لفظ کو لکھ دیتے ہیں۔ لہذا ہماری جماعت کو چاہئے کہ ان ایام میں غصہ کو شش کریں اور تفریق کی بارگاہ ہوں نگہ داشت کریں۔

عصر مغرب۔ عصر کی نماز عشاء اقدس جماعت والی

مغرب کی نماز ادا کر کے اور کہا ناسا دل نہ کر حضرت اقدس نے مجلس کی مجلس میں ایک شخص عہدہ دار حضرت اقدس کے فیہد حاضرین ہیں اور ان پر یہ شعر خوب صاف آتا ہے۔

نہ سہل شوق از دیدار خیر و نہ ہلکین دولت از گفتار خیر و

ایک کذاب نے ان کو خبر سنانی کہ قادیان میں طاغون ہے حالانکہ میرزا صاحب نے کہا تھا کہ طاغون دیان نہ دیگی انکے ایمان سے صرف اس شینہ پر یہ تقاضا کیا کہ ایک شخص اقدس کی خدمت میں انہوں نے روانہ کیا جو پیر کرسنایا گیا اس میں درج تھا کہ اس خبر کے سننے سے میرے ایمان میں ترقی ہوئی ہے اور قادیان میں طاغون اس لئے آئی جو خدا تعالیٰ سے مومنوں اور دوسرے لوگوں میں تفریق کر کے کھلانا چاہتا ہے اور جو جو خبریں ان کو غلط پہنچی ہیں ہر ایک ان کی زیادت کا باعث ہوئی ہیں حضرت اقدس نے انکا خلاصہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ ان کو اصل واقعات سے اطلاع دیکر اس شخص کا کذاب ہونا بخلا دیا جاوے۔ اس کو بعد معمولی باتیں رہیں اور حضرت اقدس۔ مشکا کی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے۔

موضع دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز عشاء اقدس جماعت والی۔

ظہر اس وقت تشریف لاکر حضرت اقدس نے بیان کیا کہ رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی دھی نہ ہوتی تو میری اس خیال میں کوئی شک نہ کیا کہ آخری وقت ہو یا عین غریبی۔ لیکن تو کیا چکنا چوکنا ہوں کہ ایک پرہیز ہوں اور وہ کچھ سہل نہ ہو گا۔ ہفتا ہے کہ میں نے ایک بین کو دیر کی طرف لیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا لیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا لیا اور وہ ایسا پرزد و معلوم ہوتا تھا میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مغرب میں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھ اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف مہر لیا میں نے اس وقت غیبت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر کل جاؤں میں وہاں بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں پھر نہ دیکھا اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دہر مندرجہ ذیل دعا الیقہ لگی۔

رب کلشیہ خادمک

ربا حفظنی والنصری والحمی

اور میرے دل میں عمل الایک کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ ملک ہیں کہ جو اسے پڑھ لکھا ہر ایک آفت سے اسے بجات ہوگی۔ ایک آریہ میرے پاس دو ایسے آیت کرتا ہوں میں نے اسے یہ خواب سنانی تو اس نے کہا کہ مجھ بھی لکھ دو میں لکھ دیا اور اس نے پھر لکھا اس خواب کے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ

ایک گویا سوار طاب میں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھ پر جو کچھ میں نے خیال کیا اس میں دونی چلی جی ہوگی آگے آیا تو یکہاک ہوا (فصل نشان) کثیری عورت بیٹی جو۔ پھر مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ہزار ہا آدمی بیٹھیں سب پر اسے معلوم ہو کہ میں مسجد میں آ جاؤں گا بڑا ہونیکا ایک جنازہ رکھا ہوا اس کی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے۔ یہ نہویا اپنے سنانی اور پھر خاتون ہر تشریف لے گئے۔

عصر۔ اس وقت اپنے نماز جماعت ادا کی اور کوئی قابل اشیا ذکر نہیں ہوا۔

مغرب وعشاء۔ آپ مغرب کی نماز ادا کر کے تشریف لے گئے اور پھر کوئی ایک گھنٹہ کے بعد تشریف لائے فرمایا کہ جو جو خواب میں الہام سے ٹھٹھاتے ہیں میں نے اسے ادا کیا ہوگا کو نماز میں دعا کی طور پر پڑھا جاوے اور میں نے خود تو پڑھنے شروع کر دے ہیں۔

سوموکلن۔ پھر پراچی فرمایا کہ جس کے باطن میں ہم تق نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تقیر کرنا گناہ ہے انسان ایک ہی کو بڑی خیال کرتا ہے اور پھر اس بتر ہو جاتا ہے کنا نہیں میں ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ لڑا، اللہ تعالیٰ انہوں نے ایک شخص کے آپ کو میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھتا گا۔ ایک خدا کیل یا کے کنارے پہنچے کہ ایک شخص ایک جوان عورت کیسا فحشہ کر رہا تھا وہ بیان کیا کہ اسے اور ایک نیک باس ہوا وہیں سو گیا پھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں گا مگر ان دونوں سے تو میں اجہا ہی ہوں۔ اسے میں زور سے ہوا لی اور دیا میں طوفان آیا ایک شیشی آری تھی وہ غرق ہو گئی وہ درج کوعورت کیسا ہنزدرونی کہا رہا تھا اور وہ غور لگا لگا کہ آدیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پھر اس نے غور کیا کہ وہ بھگ کر کہا کہ تم اپنی کچھ سمجھو اچھا خیال کر کے ہوں میں نے توہ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسوقت نکالو۔ یہ سکر وہ بہت حیران ہوا اور پھر اس سے پوچھا کہ تم نے میرے منہ کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے۔ تب اس جوان نے بتایا کہ اس بول میں اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد تو اسے اسے مضبوط ہیں اس جوان نے نظر آتی ہے خدا سے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اس طرح کروں تاکہ مجھے سبق حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ قصہ کا قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے رسول میں جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہے تاقتوں فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قیو غلو تباہ کر دیا۔ انہوں نے انبیاءوں ان کے اہل بیت پر بدعت پائی کہیں۔ اس کے بعد رسول تلمیذی کا اچھا شیعہ ہے اور دیگر اچھا ذکر اذکار سنائے رہے پھر عشاء پڑھ کر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ
فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر کے وقت بھی آپ شامل جماعت ہوئے۔
عصر اس وقت نماز قبول آئے ایک ریاضانی۔

اور دیا

میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین لپٹی ہوئی اور اس نیچے ایک غاری چلی جاتی ہے میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر میں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جگہ میں آکر آگیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں دو این تیر رہا ہوں ایک گڑا پائے شل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نو اینٹیں۔
گاہر اور میں اس پر ادر سے ادر اور ادر سے ادر تر رہا ہوں سیدھے میں صاحب کھارہ پختونوں کو بلا کر کہا کہ دیکھ بھلے کہ عیسائی تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل اون سے بڑھ کر مجھ پر ہے عابد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پیر کے نہایتہ نہ پاؤں ہلائے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے ادر ادر ادر تر رہے ہیں ایک بجے میں ۲۰ منٹ باقی نمونہ کیسے یہ خوب دیکھا۔

مغرب وعشا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور پھر کہا تا دن اول نماز آپ تشریف لائے۔ ایک شخص چتری نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیاں دی تھیں ایک باغیخت آپ کے مجلس خادم نے اس کی جواب درستی سوچنا چاہا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ خوش کے مقابلہ پر خوش ہو تو خدا کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس کو طوائف کا خاتمہ ہو اگر ہم بدی کا جواب اوس حد تک کی بھی سوچیں تو پھر جاری کاروبار میں برکت نہیں رہتی خوش اور اشتعال کے وقت کے پکے ہوئے مضامین فصاحت و بلاغت ماتی رہتی ہے۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا اور نرمی ہے جس قدر نرمی ہوگی اس قدر عبارت فصیح ہوگی اسی جی کو درم بہم نہ ہونا چاہئے گندی بات قابل جواب ہی نہیں ہو سکتی۔
اخلاق۔ اصحاب کبار میں سے ایسے ایک طلب کی محفہ اقدس اسی وقت خود انکار تشریف لے گئے اور وہ شو لاکر دی پھر نماز عشا ہوئی اور آپ ادا کر کے تشریف لینگے

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ
فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر وعصر کی نماز باجماعت ادا کر کے بعد انکو بذریعہ خط کے علم ہوا کہ رسل بابا اسر تشریف بعد از طاعون فوت

ہو گیا ہے اس پر آپ بڑی ہولناکی سے کہہ دیں اگر کوئی منگو ہو تو اسے اور فرمایا کہ منگو کو بھی یہ الہام ہوا ہے۔ (الہام)

سلام علیک یا ائبنا بھیم
پھر اس کے بعد الہام ہوا

سلام علیک امرات صوف فائز
یعنی امیرا بھیم پھر سلام تیرے کار و بار پر سلامتی ہو اور تو یا مراد ہو گیا۔ اسی اثنائیں عمر کا وقت آگیا تو آپ نے مسجد میں تشریف لکر یہ الہام پھر سنایا اور رسل کی موت پر کہہ دیا کہ

خروج الصدور الی القبور کا الہام
میں اس پر صادق آتا ہے اور الہام میں صدور کا لفظ ہے جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہے اور جس کے دن جب میں جا رہتا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا۔ (الہام)

موت قبل یومی هذا
یعنی یہ میرے اس ملک سے پیشتر مر گیا یوم سے مراد جو کا دن ہے جو کامل میں تھا کا دن ہے۔ پھر فرمایا کہ ان ۳ سالوں میں خوارق عادت ہوتی ہوئی ہو جائیں میں یہ پیشگوئی ہو کہ میں تمہارے قریب طیارہ کروں گا وہ اپنی ۳ سالوں میں طیار ہوئی پھر آپ عصر کی نماز گزرا کر تشریف لے گئے۔

مغرب وعشا بعد ادا نماز مغرب و تناول طعام حضور انور تشریف لائے اور وہی کا اخبار اور میان فتح الدین متذکر کی نظر بند ہے۔

و مشق کے لفظیہ فرمایا کامل میں تثلیث کی طرشت ہے یہ راز کی بات ہے ادر سمجھنے کے قابل ہو کہ ہمارے مخالف خیال نہیں کرتے و مشق سے مشرقی طرف اترے کے یہی مغو ہیں کہ وہ تثلیث کا استیصال کریگا مشرقی ہیئت عرب پر غالب ہوتا ہے۔ پھر و شکی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے

میان غلام رسول حجام اور باورچی
حضرة اقدس کے ایک مجلس خادم کی سال سے ہیں جب سے رسالہ دافع البلاء شائع ہوا ہے ان جہانوں نے اپنے اپنے گھروں سے ان کو مرف اس لئے جواب دیا ہے کہ وہ کیوں حضرت میرزا صاحب کے معتقد ہیں اس طرح سے حضرت کا لائف معاش کی خدمت میں ان کو بھیجی ہیں اس کو وہ قریباً ہفتہ دارا کر حضرت کی خدمت میں میان کہتے ہیں آخر حضرت اقدس سے اجازت حاصل کر کے بعد وہ اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ حمید جماعت کے ذی استطاعت صاحب اپنی شادی اور خوشی وغیرہ کی تقریروں پر اگر جائیں تو ان کو بلا کر ہر ایک قسم کا کہا ناچا دیے مگر کوئی شک ہے ان سے پچھا لیا کریں اور اس طرح نفرت اور ہمدردی سے وہ نواب حاکمین حاصل کریں اس سبب کہ ان کے اجماعاً سفر حقوق خدمت انہی ادا

کے لئے ہوئے جان کو طلب کریں گے۔ ان کا پتہ یہ ہے
متصل حویلی کلکتیان کٹرہ مہنگیان امرتسر

خبریں

ریاست حیدر آباد وکن کی سرحد کی پیمائش کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم ہوئی ہے جس میں انگریزی افسر اور ریاستی افسر ملکر کام کریں گے۔

۲۹ نومبر کو ریلوے کمپنی کے کارخانہ میں واقعیت پر روڈ کلکتہ میں آگ لگی ۱۱ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ مگر اس کارخانہ کا بیمہ ہوا تھا۔

۲۳ نومبر کو گجراتیوں کے مشہور مندر واقع پونہ میں آگ لگی جس کے فاکٹر جو گیا لاکھ روپے کے قریب نقصان ہوا ہے مگر کوئی جان تلف نہیں ہوئی۔

ہندوستان کا سکے جسر شام و عظم کی تصویر ہوگی غالباً ۱۵ آئندہ جنوری میں جاری ہو جائیگا۔

۲۵ نومبر کو سرسبز ٹھکانا کے کارخانہ روٹی واقع ورہلین آگ لگی جس میں سوا لاکھ روپے کی روٹی تھی اور اس کارخانہ کا بیمہ نہیں ہوا تھا۔

امرتسر کی تحصیل تھان میں وبا و طاعون نمودار ہو گئی ہے ہوشیار پور میں بھی طاعون کا زور ہے۔

ریاست پونچھ میں بائے طاعون نمودار ہونے کے باعث ریاست کشمیر کے رزیدنسی سرجن صاحب کی تحریک سے راجستھان میں اول خود ملک لگا کر دوسرے کو ترغیب دلائی۔

۱۲ نومبر کو بعد عصر ایک عیسائی صاحب چوٹن سکول لودی پور میں ماسٹر سے مدد اپنی بی بی اور بچوں کے شرف بالاسلام پڑھ

سلطان المعظم نے دارالخیر حیدرہ کے نام ایک شہر خانہ طیار کرنے کا حکم دیا ہے جس میں شہر اور ناواں لڑکوں کو مستاکھا اور خدمت کی تعلیم ہوگی۔

مانچسٹر میں ایک انوسلم کا جنازہ اہل دفعہ اسلامی طریق پر شہر سے گزرا۔

پیرس میں ایک ۱۹ سالہ دوشیزہ لڑکی ہوجام مختلف زبانوں میں امتحان پاس کر کے سفارت حاصل کر چکی ہے اس نے ایسے شخص سے شادی کا اعلان دیا ہے جو علم زبان میں اس فوجیت لے جاوے ایک چوٹی لوجو ان کے مقابلہ منظور کیا ہے

۲۰ دسمبر کو انگریزی فوج شنگائی پہنچ رہی تھی اور آئندہ فوری جنگ فریج اور چین فوجیں بھی اسے مدد کی جارہی تگی

